ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؞ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ مع
ششماہی ۔ ۸ عہ
سہ ماہی ۔ ۴ ہ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۸ عہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۶	مورخہ ۸ شوال ۱۳۵۷ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق یکم دسمبر ۱۹۳۸ء	نمبر ۲۷۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ نومبر ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے ؞

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور نزلہ اور سر درد کے باعث ناساز ہے ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خاص توجہ سے دُعا کریں ؞

تجویز کی جا رہی ہے ۔ کہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسہ کے موقعہ پر مکمل اہتمام کے ساتھ ایک مشاعرہ کیا جائے ۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں نظمیں پڑھی جائیں ۔ تفصیلی اعلان اگلے پرچہ میں دیا جائے گا ؞

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے ۔ کہ سردار عبدالرحمٰن صاحب نومسلم سابق مہر سنگھ صاحب نے بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا دین و دھرم ٹریکٹ کے سلسلہ میں جو اپیل ہائی کورٹ میں دائر کر رکھی تھی ۔ وہ کل ۲۸ نومبر کو خارج ہو گئی ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

احمدیت کے ذریعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسمِ احمد کا ظہور

"ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو نام تھے ایک محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۔ دوسرا احمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسم محمد جلالی نام تھا ۔ اور اس میں یہ مخفی پیشگوئی تھی ۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان دشمنوں کو تلوار کے ساتھ سزا دینگے جنہوں نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا ۔ اور صدہا مسلمانوں کو قتل کیا لیکن اسم احمد جمالی نام تھا ۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دُنیا میں آشتی اور صلح پھیلائیں گے سو خدا نے ان دو ناموں کی اس طرح پر تقسیم کی کہ اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکہ کی زندگی میں اسم احمد کا ظہور تھا ۔ اور ہر طرح سے صبر اور شکیبائی کی تعلیم تھی ۔ اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسم محمد کا ظہور ہوا ۔ اور مخالفوں کی سرکوبی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی لیکن یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں پھر اسم احمد ظہور کرے گا ۔ اور ایسا شخص ظاہر ہوگا جس کے ذریعہ سے احمدی صفات یعنے جمالی صفات ظہور میں آئیں گی ۔ اور تمام لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا ۔ پس اس وجہ سے مناسب معلوم ہوا ۔ کہ اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ رکھا جائے ۔ تا اس نام کو سنتے ہی ہر ایک شخص سمجھ لے ۔ کہ یہ فرقہ دُنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے آیا ہے ۔ اور جنگ اور لڑائی سے اس فرقہ کو کوئی سروکار نہیں ۔" (اشتہار ۴ نومبر ۱۹۰۰ء)

قرآن مجید سنت اور احادیث کے بعد فقہ حنفی کا مقام

ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے ۔ کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن اور سنت نہ ہو ۔ تو خواہ کیسے ہی ادنےٰ درجہ کی حدیث ہو ۔ اس پر وہ عمل کریں ۔ اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دیں ۔ اور اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت میں ۔ اور نہ قرآن میں مل سکے ۔ تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کر لیں ۔ کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے ۔ اور اگر بعض موجودہ تغیرات کی وجہ سے فقہ حنفی کوئی صحیح فتوےٰ نہ دے سکے ۔ تو اس صورت میں علماء اس سلسلہ کے اپنے خداداد اجتہاد سے کام لیں لیکن ہوشیار رہیں ۔ کہ مولوی عبداللہ چکڑالوی کی طرح بے وجہ احادیث سے انکار نہ کریں ۔ ہاں جہاں قرآن اور سنت سے کسی حدیث کو معارض پائیں ۔ تو اس حدیث کو چھوڑ دیں ۔" (ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صفحہ ۶)

معراج کی حقیقت

"سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلےٰ درجہ کا کشف تھا جس کو درحقیقت بیداری کہنا چاہیئے ۔ ایسے کشف کی حالت میں انسان ایک نوری جسم کے ساتھ حسب استعداد نفس ناطقہ اپنے کے آسمانوں کی سیر کر سکتا ہے ۔ پس چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نفس ناطقہ کی اعلےٰ درجہ کی استعداد تھی ۔ اور انتہائی نقطہ تک پہنچی ہوئی تھی ۔ اس لئے وہ اپنی معراجی سیر میں معمورۂ عالم کے انتہائی نقطہ تک جو عرش عظیم سے تعبیر کیا جاتا ہے ۔ پہنچ گئے ۔ سو درحقیقت یہ سیر کشفی تھا ۔ جو بیداری سے اشد درجہ پر مشابہ ہے بلکہ ایک قسم کی بیداری ہی ہے میں اس کا نام خواب ہرگز نہیں رکھتا اور نہ کشف کے ادنےٰ درجوں میں سے اس کو سمجھتا ہوں ۔ بلکہ یہ کشف کا بزرگ ترین مقام ہے ۔ جو درحقیقت بیداری بلکہ اس کثیف بیداری سے یہ حالت زیادہ اصفیٰ

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید سال پنجم کی مالی قربانی اور مخلصین جماعت احمدیہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید سال پنجم کے لئے مالی قربانی کا جو مطالبہ فرمایا۔ اس پر مخلصین جماعت نہائت جوش و خروش سے لبیک کہہ رہے ہیں۔ ذیل میں دو مخلصین کے عریضے درج کئے جاتے ہیں۔

(۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص صحابی جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور بوجہ بیماری چارپائی پر لیٹے ہوئے لکھتے ہیں۔

تحریک جدید سال چہارم کی حقیر سی رقم کی ادائگی کے بعد اپنی حالت اور بے سروسامانی کے مدنظر دل ہی دل میں روتا رہتا تھا۔ کہ سال پنجم کے اعلان کے وقت کیا کروں گا۔ اور یہ درد مجھے کھائے جا رہا تھا۔ میرے آقا میں تو شدت مرض کی وجہ سے گھر میں پڑا رہتا تھا۔ حضور نے تحریک جدید سال پنجم کا اعلان فرما دیا۔ جس کا مختصر ذکر میں نے اخبار میں پڑھا اپنی کمزوری بے مائگی اور بے سروسامانی پر چار آنسو خون کے بہا کر ٹھنڈا ہو گیا۔ مگر قربان جاؤں اس قادر مطلق ہستی کے جو اپنے بندوں کے دل کی گہرائیوں سے واقف اور نہاں در نہاں حالات کا راز داں ہے۔ اس روز عجیب در عجیب حالات کے بعد اللہ تعالےٰ نے اپنے خزانہ غیب سے ایک سو روپیہ بھجوا دیا۔ میرے آقا ان حالات میں اس کو خدا کی طرف سے تحریک جدید سال پنجم کے وعدے کے لئے امداد غیبی یقین کرتا ہوں۔ پچھلی رفتار وعدہ کے رو سے چونکہ اس سال کے لئے خواہ کچھ ہی اضافہ ہونا چاہیئے دوسو روپیہ کا وعدہ کرتے ہوئے ایک سو روپیہ کی نقد رقم پیش کرتا ہوں اس نیت سے کہ اگر حصہ تو زندگی کی پہلی فرصت میں ہی ادا ہو جائے۔ کیا عجب اسی طرح کہ اللہ کریم غیب سے باقی کا بھی سامان بنا دے۔ سلسلہ کی ضروریات بہرحال مقدم ہیں۔ خصوصاً جبکہ یہ دور تعمیری پروگرام کی وجہ سے بھاری قربانیاں اور زیادہ جدوجہد کا مطالبہ ہر احمدی سے کر رہا ہے۔ اپنی خیر ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ ”شب سمور گذشت و شب تنور گذشت“

احباب جناب بھائی صاحب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲)

چوہدری سعد الدین صاحب بی اے۔ اے۔ ڈی آئی سکول لکھتے ہیں۔

سیدی و مطاعی حضرت امیر المومنین ایدکم اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضور کا خطبہ جمعہ گیارہ نومبر ۱۹۳۸ء غور سے پڑھا۔ ہمارا سب کچھ حضور کا ہو چکا ہے اور غیر مسئول اطاعت کا جوا ہماری گردن پر ہے۔ اس لئے تحریک جدید کے دور دوم میں جس قربانی اور تعمیل ارشاد کا حکم ہوگا انشاء اللہ العزیز سرمو دریغ نہ ہوگا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہمیں احمدیت کا کامل ترین حامل بنائے۔ اور اپنی رضا کی راہیں ہم پر آسان کر دے حضور بھی خاکسار اور خاکسار کے اہل و عیال کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہر حال میں شامل حال ہو۔ اور خاتمہ بالخیر نصیب

احمدی تاجر صاحبان کے متعلق اعلان

جلسہ لانہ پر تشریف لانے والے احمدی احباب سے درخواست ہے۔ کہ اگر وہ اپنے ہاں کی تجارتی صنعتوں کے متعلق بیرون ہند کے ساتھ کاروبار کرنا چاہیں تو ارزاں ترین نرخنامے اور اشیاء کے نمونے دفتر تحریک جدید کے صیغہ تجارت میں عنائت فرمائیں۔ علاوہ ازیں جو احباب بیرون ہند سے تجارتی اشیاء منگوانا چاہیں وہ بھی خط و کتابت یا بات چیت کر سکتے ہیں

انچارج صیغہ تجارت تحریک جدید

سیرۃ النبی کے جلسے کامیاب بنائے جائیں

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی تحریک جس قدر مفید اور بابرکت ثابت ہو چکی ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اور اس کے خوشکن نتائج کو دیکھتے ہوئے ہمارا فرض ہے کہ ہر آنے والے سال کو گزشتہ سال کی نسبت زیادہ اہتمام اور زیادہ کوشش اس جلسہ کو شاندار بنانے میں صرف کریں۔ جیساکہ احباب کو معلوم ہو چکا ہے۔ اس سال جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ۱۱ دسمبر کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اور اس دن جس موضوع پر خاص طور پر تقریریں کی جائیں گی۔ وہ یہ ہے کہ ”حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امن عالم“ یہ نہائت شاندار موضوع ہے اور اس کی اہمیت اس وقت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ جبکہ یہ دیکھا جائے کہ آج کل ہر طرف بے امنی اور بے اطمینانی کا دور دورہ ہے

جماعت احمدیہ کے اہل علم اصحاب سے گزارش ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے جلسہ میں اس موضوع پر تقریریں کرنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ نیز جلسہ کو کامیاب اور شاندار بنانے کے لئے پوری جدوجہد کی جائے۔ ہندو سکھ عیسائی اور دیگر مذاہب کے اصحاب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک جلسہ کرنے کی کوشش کی جائے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا سید عبد اللہ شاہ صاحب ناصر آباد سندھ حال قادیان جو عرصہ چار ماہ سے بعارضہ بخار اور کھانسی بیمار ہیں اپنی صحت کے لئے۔ جناب دوست محمد صاحب ایم۔ اے جہلم اپنی مشکلات کے ازالہ کے لئے سید وزیر علی شاہ صاحب گوجرہ اپنی صحت کے لئے جن کی گردن پر زخم ہے۔ مولوی محمد الدین صاحب مبلغ یوگوسلاویہ کے والد ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب اپنی صحت کے لئے جو آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ خواجہ نثار اللہ صاحب بانڈی پور کشمیر اپنی ملازمت کے لئے ارشاد حق صاحب کپور تھلہ اپنی بھانجی کی صحت کے لئے جو بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہے محمد شیر صاحب آزاد مرید کے ضلع شیخوپورہ اپنی دینی اور کاروباری ترقیات کے لئے محمد شریف صاحب قادیان دین و دنیا میں کامیابی کے لئے محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل وکیل یادگیر اپنے ایک امتحان میں کامیابی کے لئے اور مولوی محمد عبد الحی صاحب کی کامل صحت کے لئے عبد الحمید صاحب کوئٹہ اپنے اور عبد المجید صاحب کے مستقل روزگار کے لئے نیز عبد السلام صاحب کی امتحان میں کامیابی کے لئے جو ۲۰ نومبر کو ہوگا۔ محمد حیات صاحب گجراتی قادیان اپنے والد صاحب کی صحت کے لئے جو بعارضہ گٹھیا بیمار ہیں درخواست دعا کرتے ہیں۔

ولادت حافظ شفیق احمد صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ کے ہاں ۴ نومبر لڑکی عبد الحمید صاحب کوئٹہ کے ہاں ۲۵ اکتوبر لڑکا عبد الکریم صاحب گڈس کلرک جہلم کے ہاں یکم نومبر کو تیسرا لڑکا مولوی غلام احمد صاحب ارشد قادیان کے ہاں ۵ نومبر کو لڑکی میاں نذیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ دہلی کے ہاں لڑکی ۴ نومبر کو ڈاکٹر محمد نثار اللہ خان صاحب پسر ڈاکٹر احمد خان صاحب جودھپوری کے ہاں لڑکا۔ حکیم محمد فیروز الدین صاحب قادیان کے ہاں ۲ نومبر لڑکی۔ مستری دین محمد صاحب قادیان کے ہاں ۲۲ نومبر لڑکا تولد ہوا اللہ تعالیٰ مبارک کرے

دعائے مغفرت ۱۱ نومبر کو امام شاہ صاحب ملود ضلع لدھیانہ میں ۱۸ نومبر کو عمر خطاب صاحب متعلم جامعہ احمدیہ کی والدہ صاحبہ اپنے وطن میں ۱۶ نومبر چوہدری صادق علی صاحب شاہ پور کڑیال ضلع امرتسر کی اہلیہ اور ۱۹ نومبر محمد صدیق صاحب لنگیری ضلع جالندھر میں وفات پاگئے احباب دعائے مغفرت فرمائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۸ شوال ۱۳۵۷ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول کریمؐ کے ارشاد مسجدی اخر المساجد کا مطلب

چونکہ غیر مبائعین حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات سے حد درجہ کا بغض اور عناد رکھتے ہیں جو کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ذریعہ احمدیت کی ترقی کے ساتھ ساتھ بڑھتا جاتا ہے۔ اس لئے انہوں نے ہر بات پر خواہ وہ کتنی ہی معقول۔ اور مدلل کیوں نہ ہو۔ اعتراض کرنا ضروری ٹھہرا رکھا ہے۔ اور تو اور ان کے "حضرت امیر ایدہ اللہ" کی کوئی تحریر یا تقریر خواہ کسی موضوع پر ہو۔ اس میں بھی ضرور جلے دل کے پھپھولے پھوڑے جاتے ہیں اور جب "حضرت امیر" کا یہ حال ہو۔ تو ان کے ماتحت غریب جو کچھ بھی کریں۔ کم ہے:۔

"پیغام صلح" کے ایک حالیہ پرچہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے درس القرآن کے ان ملفوظات پر "ایک تنقیدی نظر" ڈالی گئی ہے۔ جو "تردید دلائل انقطاع نبوت بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کے عنوان سے اردو ریویو آف ریلیجنز کے کئی پرچوں میں شائع ہوئے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے حدیث انی اخر الانبیاء و مسجدی اخر المساجد کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"محدثین اور شراح حدیث نے اس حدیث کے آخری ٹکڑہ یعنی و مسجدی اخر المساجد (میری مسجد تمام مسجدوں میں سے آخری ہے) کی تشریح میں لکھا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مسجد کے بعد جو مسجدیں بنیں گی۔ وہ مسجد نبوی علیہ السلام کی مسجد کے تابع۔ اور اس کے نقش پر بنیں گی۔ گویا وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مسجد کے پیچھے چل رہی ہوں گی۔ اور انہی معنوں میں آپ کی مسجد آخری ہے:۔

اس تشریح کو مدنظر رکھتے ہوئے اس حدیث کے پہلے ٹکڑے یعنی وانی اخر الانبیاء کے معنی بالکل صاف ہو جاتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ اب جو نبی بھی ہوگا۔ وہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع میں اور آپ کے نقش پر ہوگا۔ اور یہی ختم نبوت سے مراد ہے"۔

اس نہایت واضح اور معقول تشریح کے خلاف غیر مبائع "محدثین اور شراح" میں سے سید اختر حسین صاحب گیلانی بی۔ اے مولوی فاضل" کی رگ محدثیت پھڑکی۔ اور انہوں نے لکھا:۔

"ہمیں معلوم نہیں۔ کہ وہ کونسے محدثین اور شراح ہیں۔ جنہوں نے اخر المساجد کے یہ معنی کئے ہیں کیونکہ ان کا حوالہ جناب خلیفہ صاحب نے نہیں دیا۔ مگر ہم یہ ضرور سمجھتے ہیں کہ اس قسم کے معنی کرنا حد درجہ کی غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ یہ اخر المساجد کے معنی نہیں۔ بلکہ ایک نہایت دور از قیاس تاویل ہے۔ جس کے لئے بظاہر کوئی گنجائش نہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ مسجدی سے مراد یہاں خانہ کعبہ ہے یہ معنی لغت کے بھی مطابق ہیں۔ اور قرآن مجید میں بھی خانہ کعبہ کو المسجد الحرام کے نام سے پکارا گیا ہے۔ اور یہی مسجد ہے۔ جو تمام انبیاء کی مساجد سے آخری مسجد ہے۔ اس مضمون کو سمجھنے کے لئے ذیل کا حوالہ مدد دے گا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"انبیاء اسی لئے آتے ہیں۔ کہ ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کرا دیں اور بعض احکام کو منسوخ کریں۔ اور بعض نئے احکام لائیں"۔ (آئینہ کمالات اسلام)

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے امت کو بشارت دی ہے۔ کہ یہ مسجد جو آخری قبلہ ہے۔ ہمیشہ کے لئے قائم رہے گی۔ نہ کوئی نیا نبی آسکتا ہے۔ اور نہ کوئی نیا قبلہ مقرر ہو سکتا ہے"۔

سابقہ محدثین اور شراح کی تشریح کو نظر انداز کرتے ہوئے جو کچھ کہا گیا ہے اسے غیر مبائعین کچھ وقعت دیں۔ تو دیں ورنہ کسی اہل علم کے نزدیک بے بنیاد خیال آرائی سے زیادہ اس کی کچھ حقیقت نہیں ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ محض جذبہ عناد کے ماتحت یہ لکھ دیا گیا ہے۔ ورنہ ایک معقول بات کو "ایک نہایت دور از قیاس تاویل" قرار دیتے ہوئے اتنی نامعقول بات پیش نہ کی جاتی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب "مسجدی" فرمایا۔ اس سے مراد خانہ کعبہ ہے"۔ اگر خانہ کعبہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قائم کیا ہوتا۔ تو بے شک وہ آپ کے مسجدی فرمانے کا مصداق بن سکتا تھا۔ لیکن چونکہ اس کی از سر نو تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ ہوئی۔ اس لئے وہ اگر کسی کی مسجد کہلا سکتا ہے۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کہلا سکتا ہے:۔

پھر قرآن کریم سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے سے کعبہ چلا آتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ

یعنی پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا وہی ہے۔ جو مکہ ہے۔ برکت والا اور عالمین کی ہدایت کے لئے۔ اس لحاظ سے تو گویا کسی غیر معروف اور غیر معلوم نبی کی مسجد کہا جائے گا۔ یا پھر حضرت آدم علیہ السلام تک اسے پہنچایا جائے گا:۔

غرض خانہ کعبہ کو مسجدی کا مصداق قرار دینے سے اس قدر اعتراض وارد ہوتے ہیں جن کا کوئی معقول جواب ممکن نہیں۔ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ "پیغامی محدث" نے بخیال خویش "قریب از قیاس تاویل" جو پیش کی ہے۔ وہ علم و عقل سے نہایت ہی بعید ہے۔ پھر یہ بات بھی ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ خانہ کعبہ کو قرآن مجید میں المسجد الحرام پکارنے سے یہ کیونکر ثابت ہو گیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی کو اپنی آخری مسجد فرمایا۔ جبکہ خدا تعالےٰ اسے مقام ابراہیم قرار دے چکا ہے:۔

سب سے عجیب بات جو کہی گئی ہے وہ یہ ہے کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ "انبیاء اسی لئے آتے ہیں۔ کہ ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کرا دیں۔ اور بعض احکام کو منسوخ کریں۔ اور بعض نئے احکام لا دیں"۔ اس لئے ثابت ہوا کہ اخر المساجد سے مراد خانہ کعبہ ہے۔ بے شک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کیا۔ ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر فرمایا بعض احکام منسوخ کئے۔ اور بعض نئے احکام لائے۔ اور یہ بھی درست ہے۔ کہ اوپر جو حوالہ دیا گیا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہی الفاظ ہیں۔ لیکن اگر غیر مبائعین کے نزدیک یہ قاعدہ کلیہ ہے یعنی ہر نبی کے لئے یہ باتیں ضروری ہیں اور جس میں یہ نہ پائی جائیں۔ وہ نبی نہیں ہوتا تو پھر بتائیں حضرت یوشع۔ حضرت داؤد۔ حضرت سلیمان۔ حضرت زکریا۔ حضرت یحییٰ۔ حضرت عیسیٰ علیہم السلام نے کونسے نئے دین میں لوگوں کو داخل کیا۔ کونسا نیا قبلہ مقرر کیا۔ اور کونسے احکام منسوخ کئے۔ اگر ان میں سے کوئی بات بھی نہیں کی۔ تو کیا ان کو غیر مبائعین نبی نہیں سمجھتے:۔

دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ باتیں تشریعی نبی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماں باپ کی کامل اطاعت اور خدمت گزاری کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد

شیخ عبدالوہاب صاحب نومسلم کے مختصر حالات زندگی

حضرت شیخ صاحب نہایت نیک متقی اور پرہیزگار بزرگ ہیں۔ گو آپ نومسلم ہیں لیکن تقوےٰ و طہارت میں مسلمانوں کے لئے نمونہ ہیں۔ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جن صحابیوں سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ ان سب میں نمود و شہرت سے نفرت اور سادہ زندگی پائی۔ اسی طرح ان کے دل بے حد نرم اور خشیت اللہ سے پُر دیکھے۔

شیخ صاحب کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہونے کا فخر حاصل ہے۔ ان میں بھی بفضلہٖ تعالےٰ تمام اوصاف ہیں۔ میں نے ان سے بار بار خواہش کی کہ آپ اپنے حالات قلم بند کر دیں۔ لیکن ہمیشہ ان کی کسرِ نفسی مانع رہی یہی فرماتے رہے کہ میں گمنامی کی حالت کو اچھا سمجھتا ہوں۔ آخر میرے بے حد اصرار پر انہوں نے کچھ حالات لکھائے۔ جو درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

ابتدائی زندگی

حضرت شیخ صاحب نے فرمایا میرے والد کا نام پنڈت چندو لال تھا۔ ہم چار بھائی تھے۔ میں اپنے باپ کا تیسرا لڑکا تھا۔ جب میں سنِ شعور کو پہونچا تو سکول پڑھنے جانے لگا۔ ایک دن ایک لڑکے نے بیان کیا کہ ایک مسلمان لڑکے نے شوجی مہاراج (ایک پتھر کا بت) کے اینٹ ماری۔ تو ان کے سر سے گھڑوں خون بہہ گیا۔ مجھے بہت تعجب ہوا۔ اور یقین نہ آیا۔ میں کئی ایک اینٹیں بغل میں داب کر شوجی کے پاس گیا۔ اور یکے بعد دیگرے زور زور سے ان کے ماریں۔ لیکن خون کا ایک قطرہ بھی نہ نکلا پھر میں نے واپس آ کر اس لڑکے سے کہا۔ کہ میں نے خود تجربہ کیا۔ اور کئی ایک اینٹیں شوجی مہاراج کے رسید کیں۔ لیکن خون نہیں نکلا۔

میں نے آٹھویں جماعت میں ہی سکول چھوڑ دیا۔ نجوم کا شوق پیدا ہوا پھر پنڈتائی کا چونکہ میرے والد خود پنڈت تھے۔ اس لئے مجھے جنم پتری۔ برس پھل۔ ٹیوہ وغیرہ بنانے میں خاص ملکہ پیدا ہو گیا اور اس کام میں کمال حاصل کر کے خوب شہرت حاصل کی۔

اسلام کی آغوش میں

حضرت شیخ صاحب فرماتے ہیں۔ حاجی امیر محمد صاحب ایک نیک سیرت بزرگ تھے۔ (جو مقبرہ بہشتی میں مدفون ہیں) ان کا مجھے نیاز حاصل ہوا۔ ان کی خدا ترسی نیک اخلاق نے میرے دل کو موہ لیا۔ اور ان کے نیک نمونے نے مجھے اسلام کی کتابیں پڑھنے کی طرف راغب کیا۔ ان کی وساطت سے غنیۃ الطالبین۔ فتوح الغیب۔ اکسیر ہدایت اور احیاء العلوم وغیرہ کتابیں دیکھیں۔ اسلام سے محبت تو پہلے ہی سے تھی۔ اب میں علی الاعلان ہندو دھرم چھوڑ کر مسلمان ہو گیا۔ جس وقت میں مسلمان ہوا اس وقت میرے والد فوت ہو چکے تھے۔ والدہ وغیرہ نے میری کسی قسم کی مخالفت نہ کی۔ نماز سیکھی قرآن پڑھا۔ پنڈتائی کو چھوڑ کر درسی باقی کا کام کرنے لگا۔

ایک آریہ سے مکالمہ

ڈاکٹر تاتی رام صاحب میرے بڑے گہرے دوست تھے۔ وہ اکثر میرے مسلمان ہونے پر دل ہی دل میں کڑھتے لیکن مجھ سے کہہ کچھ نہ سکتے تھے۔ اتفاق سے ہماری تحصیل میں ایک آریہ برہم پرکاش منصرم کے عہدہ پر تعینات ہو کر آ گئے۔ ڈاکٹر صاحب کو چونکہ مجھ سے بہت انس تھا۔ ایک دن وہ مجھے ان سے ملانے کے لئے لے گئے اور میرا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ ہمارے دوست ہیں۔ اور ہندو سے مسلمان ہو گئے ہیں۔ منصرم صاحب میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے۔ کیا میں آپ سے کوئی سوال کر سکتا ہوں۔ میں نے کہا بڑے شوق سے۔ منصرم صاحب نے بعض تفسیروں کی بناء پر حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کی عصمت کے خلاف باتیں پیش کیں۔ اور کہا۔ کیا یہی نبیوں کی شان ہے۔ جن کو تم پاک اور معصوم کہتے ہو۔ کیا ان ہی نبیوں پر تم کو ایمان رکھنے کا حکم ہے۔

حالتِ تذبذب میں

شیخ صاحب فرماتے ہیں۔ ان باتوں سے میرے دل پر بڑی چوٹ لگی۔ غم کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ میں اسی کرب اور بے چینی میں بہت سے مولویوں کے پاس گیا۔ لیکن کچھ میرے پلے نہ پڑا۔ پھر میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ مجھ سے بڑی نادانی ہوئی جو میں نے اسلام قبول کیا۔ میں نے خواہ مخواہ ہندو دھرم اور پنڈتائی کو چھوڑ دیا۔ پرماتما کی دی ہوئی عزت کو ٹھکرا دیا۔ ہندو دھرم ہی اچھا ہے۔ پھر میں نے آریہ مذہب کی کتابیں پڑھنی شروع کیں۔ جس کے نتیجہ میں اسلام سے روز بروز دور ہونے لگا۔

ہمارے شہر کے شفاخانہ کے سرکاری ڈاکٹر میرے بڑے دوست تھے۔ انہوں نے جب مجھے پریشان دیکھا تو کہا انسان کی زندگی میں ایسے واقعات ہو ہی جایا کرتے ہیں۔ انسان غلطی کر بیٹھتا ہے۔ پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں۔ اب تم لاہور جا کر شدھ ہو جاؤ آنے جانے کا کرایہ میں دیدوں گا۔

تاریکی میں نور کی ایک جھلک

شیخ صاحب فرماتے ہیں۔ میں اسی کشمکش میں تھا۔ کہ چند دوستوں نے کہا شدھی کرانے سے پہلے قادیان بھی جا کر دیکھ لو۔ چونکہ میں مولویوں سے متنفر اور اسلام سے دل برداشتہ ہو چکا تھا۔ میں نے اسکو کچھ اہمیت نہ دی۔ اور جب شدھی کی غرض سے گھر سے چل پڑا۔ تو راستہ میں خیال پیدا ہوا۔ کہ اس میں حرج ہی کیا ہے۔ کہ قادیان ہو آؤں۔ جہاں اور مولوی میں نے دیکھے وہاں یہ بھی دیکھ لوں گا۔ اگر وہ بھی اسی طرح کے نکلے۔ تو شدھی کرانا ہی ہے کرا لیں گے اس خیال کے آتے ہی میں قادیان آ گیا

شیخ صاحب قادیان میں

شیخ صاحب فرماتے ہیں۔ مجھے یہ تو یاد نہیں۔ کہ میں کس سنہ میں قادیان گیا۔ البتہ اس وقت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ زندہ تھے۔ سب سے پہلے میں نے مسجد میں مولوی عبدالکریم صاحب کو دیکھا۔ تو سمجھا یہی مرزا صاحب ہیں۔ جب نماز کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر تشریف لائے۔ تو سب کے سب ادب کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اس وقت میں نے جانا کہ یہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

میں نے اپنے تمام اعتراضات حضرت مولوی نور الدین رضؓ صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی خدمت میں پیش کئے۔ انہوں نے میرے تمام اعتراضات کے جو مولویوں نے تمسخر اور استہزاء کے رنگ میں ٹال دیئے تھے۔ اور جو میرے لئے اسلام سے نفرت اور بُعد کا ذریعہ بنے مفصل اور شرح و بسط سے جواب دیئے اور میرے دل سے تمام شکوک جو اسلام کی طرف سے پیدا ہو گئے تھے دور ہو گئے۔ اور خدا تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کے متعلق اطمینان اور سکینت نازل کی۔

شیخ صاحب احمدیت کے آغوش میں

شیخ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ میں قریب دو ماہ دارالامان ٹھہرا۔ خدا کا فرستادہ نبی

ضرورت ملازمین

پان میں کھانے کا کتھہ اور دیسی موم خالص شہد فروخت کرنے کے لئے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ تیس روپے ماہوار پانچ روپے سالانہ ترقی۔ درخواستیں بنام منیجر پارک پرائڈ دہلی کے نام روانہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم میں مغرب سے عشاء تک بیٹھتا اور میں اس سے نور حاصل کرتا۔ اور دربار شام سے لطف اندوز ہوتا۔ دن میں حضرت مولوی عبد الکریم صاحب اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی صحبت سے مستفید ہوتا۔ آخر میرے دل نے فیصلہ کیا۔ کہ قادیان والے جو اسلام پیش کرتے ہیں۔ اس کا مقابلہ کوئی مذہب کر ہی نہیں سکتا۔ یہ واقعی نور ہی نور ہے۔ اور تمام مذاہب میں ظلمت و تاریکی۔ اس کے بعد میں بیعت کر کے واپس آگیا ہ:

حضرت شیخ صاحب جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ فرماتے۔ اس وقت ان کی قلبی کیفیت کا خاکہ کھینچنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔ وہ رقت کے ساتھ اس طرح باتیں کرتے۔ کہ گویا اپنے محبوب کی محبت میں گداز ہو چکے ہیں۔ اور اس کے لئے نہایت ہی بے تاب و بے قرار ہ:

حضرت شیخ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ میں دارالامان سے آکر چونگی میں محرر ہوگیا۔ اور جب موقعہ ملتا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوتا ہ:

جب میں احمدی ہوگیا۔ تو میں نے اپنی اولاد اور بھائیوں کو بھی تبلیغ کی۔ اور وہ خدا کے فضل سے سب احمدی ہوگئے۔ میں نے شادی کرنا چاہی۔ تو میری والدہ نے اس خیال سے کہ میں ان سے الگ ہو جاؤنگا رضامندی ظاہر نہ کی۔ اور جب میں نے شادی کر لی۔ تو اکثر اوقات میری بیوی پر والدہ سختی کرتیں۔ اس کے متعلق میں کچھ عرض کرتا۔ تو برا مناتیں۔ الغرض میری والدہ حضور کی خدمت میں دارالامان چلی گئیں۔ اور نہ معلوم حضور سے کیا کیا میری شکایت کی۔ جب وہ واپس آئیں۔ تو حضور کے دست مبارک کا ایک خط ساتھ لائیں۔ جس پر حضور نے اپنے دستخط کرنے کے علاوہ اپنی مہر اور نشان انگوٹھا بھی ثبت فرمایا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مکتوب گرامی

خط کا عکس یہ ہے :-

ص ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھکو یہ بات سنکر بہت رنج ہوا اور دل کو سخت صدمہ
پہونچا کہ تم اپنی والدہ صاحبہ کی کچھ خدمت نہیں
کرتے اور سختی سے پیش آتے ہو اور دکھ دیتے ہو تمہیں
یاد رہے کہ یہ طریق اسلام کا نہیں ہے خدا اور اسکے رسول کے
بعد والدہ کا وہ حق ہے جو اسکے برابر کوئی حق نہیں خدا کے
کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ جو والدہ کو بد زبانی کے پیش آتا ہے
اور اسکی خدمت نہیں کرتا اور نہ اطاعت کرتا ہے وہ قطعی
دوزخی ہے پس تم خدا سے ڈرو موت کا اعتبار نہیں ہے

ص ۲

ایسا نہ ہو کہ بے ایمان ہو کر مرو حدیثوں میں آیا ہے
کہ بہشت ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے اور ایک حدیث میں
ہے کہ ایک شخص کی والدہ کو رات کے وقت پیاس لگی تھی اسکا
بیٹا اسکے لئے پانی لیکر آیا اور وہ سوگئی بیٹے نے مناسب نہ سمجھا
کہ اپنی والدہ کو جگا دے تمام رات پانی لیکر اسکے پاس کھڑا
رہا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی وقت جاگے اور پانی مانگے اور اسکو تکلیف
ہو خدا نے اسکی خدمت کے لئے اسکو بخش دیا سو سمجھ جاؤ کہ یہ طریق
تمہارا اچھا نہیں ہے اور انجام کار ایک عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے
اور اپنی عورت کو بھی کہو کہ تمہاری والدہ کی خدمت کرے اور بدزبانی
نہ کرے اور اگر باز نہ آوے تو اسکو طلاق دیدو اگر تم
میری ان نصیحتوں پر عمل نہ کرو تو میں خوف کرتا ہوں

ص ۳

کہ عنقریب تمہاری موت کی خبر نہ سنوں۔ تم نہیں دیکھتے
کہ خدا تعالیٰ کا قہر زمین پر نازل ہے اور طاعون دنیا کو
کھاتی جاتی ہے ایسا نہ ہو کہ اپنی بدعملی کی وجہ سے طاعون
کا شکار ہو جاؤ اور اگر تم اپنی ماں سے اپنی والدہ کی خدمت
کروگے تو خدا تمہیں برکت دیگا۔ یہ وہی والدہ ہے
کہ جو دنیا میں کس مصیبت کے ساتھ تمہیں ایک حیثیت کے ساتھ اٹھاتا اور سارے دنیا کی
زیادہ تم سے محبت کی اب تم اسکی قدر نہیں کرتے
جلد توبہ کرو جلد توبہ کرو ورنہ عذاب نزدیک ہے اسی دن
کہ جیتا دیکھ دنیا سے جاؤگے اور ایمان بھی ساتھ [illegible] باوجود سخت کم فرصتی
کے یہ خط لکھا ہے خدا تمہیں اس لعنت سے بچاوے جو نافرمانوں پر
پڑتی ہے اگر تمہاری والدہ بد زبان ہے اور سخت بد خلقی کرتی ہے
تو وہ بھی ہے تمہاری [illegible] اسکو معاف کرو
کیونکہ اسکے حق ان تمام باتوں سے بڑھ کر ہیں تمہاری
خوش قسمتی ہوگی کہ میری اس تحریر کو پڑھ کر توبہ کرو۔ اور
سخت بد قسمتی ہوگی کہ میری اس تحریر کو ضائع کرو

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

خاکسار مرزا غلام احمد مسیح موعود

۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء

(انگوٹھا نشان)

249

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

مجھ کو یہ بات سنکر بہت رنج ہوا۔ اور دل کو سخت صدمہ پہونچا۔ کہ تم اپنی والدہ مسماۃ نکی کی کچھ خدمت نہیں کرتے۔ اور سختی سے پیش آتے ہو اور دھکے بھی دیتے ہو۔ تمہیں یاد رہے کہ یہ طریق اسلام کا نہیں ہے۔ خدا اور اس کے رسول کے بعد والدہ کا وہ حق ہے جو اس کے برابر کوئی حق نہیں۔ خدا کے کلام سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو والدہ کو بد زبانی سے پیش آتا ہے اور اسکی خدمت نہیں کرتا اور نہ ہی اطاعت کرتا ہے وہ قطعی دوزخی ہے۔ پس تم خدا سے ڈرو موت کا اعتبار نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ بے ایمان ہو کر مرو۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ بہشت ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے۔ اور ایک حدیث میں ہے۔ کہ ایک شخص کی والدہ کو رات کے وقت پیاس لگی تھی اس کا بیٹا اس کے لئے پانی لے کر آیا۔ اور وہ سو گئی۔ بیٹے نے مناسب نہ سمجھا۔ کہ اپنی والدہ کو جگا دے۔ تمام رات پانی لے کر اس کے پاس کھڑا رہا کہ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ کسی وقت جاگے اور پانی مانگے اور اس کو تکلیف ہو۔ خدا نے اس خدمت کے لئے اس کو بخشدیا۔ سو سمجھ جاؤ۔ کہ یہ طریق تمہارا اچھا نہیں ہے اور انجام کار ایک عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے اور اپنی عورت کو بھی کہو کہ تمہاری والدہ کی خدمت کرے۔ اور بد زبانی نہ کرے۔ اور اگر باز نہ آوے تو اس کو طلاق دیدو اگر تم میری ان نصیحتوں پر عمل نہ کرو۔ تو میں خوف کرتا ہوں کہ عنقریب تمہاری موت کی خبر نہ سنوں۔ تم نہیں دیکھتے کہ خدا تعالیٰ کا قہر زمین پر نازل ہے۔ اور طاعون دنیا کو کھائے جاتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اپنی بد عملی کی وجہ سے طاعون کا شکار ہو جاؤ۔ اور اگر تم اپنے مال سے اپنی والدہ کی خدمت کرو گے۔ تو خدا تمہیں برکت دیگا یہ وہی والدہ ہے کہ جو دعاؤں کے ساتھ تمہیں ایک حیثیت کے ساتھ پالا تھا۔ اور ساری دنیا سے زیادہ تم سے محبت کی

پس خدا اس گناہ سے ہرگز نہیں بخشیگا جلد توبہ کرو جلد توبہ کرو۔ ورنہ عذاب نزدیک ہے۔ اس دن پچھتاؤ گے دنیا بھی جائیگی اور ایمان بھی۔ میں نے باوجود سخت کم فرصتی کے یہ خط لکھا ہے خدا تمہیں اس لعنت سے بچاوے جو نافرمانوں پر پڑتی ہے۔ اگر تمہاری والدہ بد زبان خراب ہے۔ اور کیسا ہی بدخلقی کرتی ہے۔ خواہ کیسا ہی تمہارے نزدیک بری ہے۔ وہ سب باتیں اس کو معاف ہیں۔ کیونکہ اس کے حق ان تمام باتوں سے بڑھ کر ہیں تمہاری خوش قسمتی ہو گی۔ کہ میری اس تحریر کو پڑھ کر توبہ کرو۔ اور سخت بدقسمتی ہو گی کہ میری اس تحریر سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

خاکسار مرزا غلام احمد مسیح موعود

۱۲ فروری ۱۹۰۷ء

شیخ صاحب فرماتے ہیں میں اس خط کو پڑھ کر کانپ گیا۔ اور میرے بدن میں کپکپی پیدا ہو گئی۔ بڑی خوشامد اور لجاجت سے اپنی والدہ سے معافی مانگی اور ان کو خوش کیا۔ اور زندگی بھر ان کی فرمانبرداری اور دلجوئی کو اپنا نصب العین بنا لیا۔ خاکسار حبیب احمد کاتب بریلوی از دہلی

منارۃ المسیح پر نام کندہ کرانے کے لئے ایک نادر موقعہ

منارۃ المسیح پر سنگ مرمر کا پلستر ہو رہا ہے اس کی تکمیل کے لئے قریباً تین ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ اور یہ رقم ایسے مخلص اصحاب سے فراہم کی جا رہی ہے۔ جو اپنا یا اپنے کسی عزیز احمدی کا نام کندہ کرانا چاہتے ہوں۔ اس چندہ کے لئے شرح مبلغ یک صد روپیہ فی کس مقرر ہے۔

اعلانات سابقہ کی تعمیل میں احباب کی درخواستیں موصول ہو رہی ہیں۔ جو دوست اس ثواب کے کام میں شامل ہونا چاہتے ہوں۔ وہ بہت جلد یک صد روپیہ فی کس کے حساب سے روانہ فرما دیں۔ کیونکہ تعداد پوری ہونے پر یہ تحریک بند کر دی جائے گی۔ اور پھر کسی کا روپیہ قبول نہیں کیا جائیگا۔ ناظر بیت المال قادیان

چندوں کی رقوم جلسہ سالانہ پر داخل کرنیکے لئے نہ روکی جائیں

کچھ عرصہ سے جماعتوں کی طرف سے چندہ کی وصولی میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ ممکن ہے بعض احباب نے اس خیال سے روک رکھا ہو۔ کہ جلسہ سالانہ پر خود دستی داخل خزانہ کر دیں گے۔ لیکن یہ طریق درست نہیں۔ کیونکہ اس طرح رقوم کے روکنے سے مرکزی کاموں میں حرج واقع ہوتا ہے۔ اس لئے فراہم شدہ روپیہ ساتھ کے ساتھ مرکز میں بھجوا دینا چاہیئے۔

انتظامات جلسہ سالانہ شروع ہیں۔ جن کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ اس لئے تاکید ہے کہ احباب اس کی اہمیت کے مد نظر چندہ جلسہ سالانہ کو بہت جلد وصول فرما کر مرکز میں بھجوا دیں۔ ناظر بیت المال قادیان

کیا تھا اور کیا سمجھا

از جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

داغ دل کو شمع عمر جاوداں سمجھا تھا میں
وہ غم ناکامیٔ الفت کا تھا اک سلسلہ
آسماں پر جاتے ہی تو برق سیرت بن گئی
کیوں بھری محفل میں رسوا کر دیا اے چشم شوق!
رہزن منزل ہی نکلا یہ فریب آرزو
میری ہستی کے ہر اک ذرہ کو لرزانے لگا
تھیں وہ آلام محبت کی ترنم ریزیاں!
میرے انداز شکایت سے وہ برہم ہو گئے
گوشۂ تاریک ناکامی الفت تھا جسے!
تو نے راہیں بند کر لیں نالۂ مظلوم کی
ہے طلسم خود پرستی کارخانے جہاں
خاک اڑا کر کشتگان ظلم کی چھائی ہے یہ!
کثرت غم نے عطا کی لذت صبر و سکوں
خاک ہو کر کوچۂ جاناں میں رہنا تھا بقا!
تھا حجاب ظلمت دل سد راہ وصل یار
ادعائے عشق گوہرؔ لفظ بے معنی ہے آج!

آتش جاں سوز کو وجہ اماں سمجھا تھا میں
جس کو نافہمی سے مرگ ناگہاں سمجھا تھا میں
اے شکست دل صدائے ناتواں سمجھا تھا میں
تو بڑی غماز نکلی بے زباں سمجھا تھا میں
میری نادانی امید کارواں سمجھا تھا میں
اضطراب دل ہے یہ برق تپاں سمجھا تھا میں
نغمۂ دل تھا جسے شور فغاں سمجھا تھا میں
نوک نشتر تھا جسے حسن بیاں سمجھا تھا میں
بے خودی ہائے تمنا کا جہاں سمجھا تھا میں
اے فلک تجھ کو انیس بیکساں سمجھا تھا میں
اور ہی نکلے وہاں تجھ کو جہاں سمجھا تھا میں
تھا فریب چشم جس کو آسماں سمجھا تھا میں
تھی بہار زندگی جس کو خزاں سمجھا تھا میں
تھا سراسر نفع وہ جس کو زیاں سمجھا تھا میں
تھی خودی میری ہی جسکو پاسباں سمجھا تھا میں
بے خبر نکلے وہ جن کو نکتہ داں سمجھا تھا میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قضیۂ فلسطین کا حقیقی حل اور حکومت برطانیہ کا تازہ اعلان

اہل فلسطین کو ذمہ وار حکومت دی جائے

جنگ عظیم میں عربی ممالک نے اتحادیوں کا ساتھ دیا۔ اہل فلسطین نے ترکوں کی اسلامی سلطنت کے مقابل انگریزی فوجوں کے دوش بدوش جنگ کی۔ کیونکہ عرب آزادی کے خواہاں تھے۔ وہ حکومت خوداختیاری کے متمنی تھے جنگ ختم ہوئی۔ اور عربوں کا وسیع علاقہ مختلف حصوں میں تقسیم کردیا گیا۔ زندگی جدوجہد کا نام ہے۔ عربوں کی جنگ حریت جاری رہی۔ اور آج عراق ومصر باقاعدہ دستوری حکومتیں ہیں۔ ان ملکوں کے باشندے خود اپنے ملک پر حکومت کرتے ہیں۔ حجاز و یمن تو پہلے سے ہی ظاہری طور پر استعماری نفوذ سے محفوظ تھے۔ مقام خوشی ہے۔ کہ حکومت سعودیہ عربیہ کا حکمران حرمین شریفین کی حفاظت میں کامیاب اقدامات کررہا ہے۔ صرف شام اور فلسطین ابھی تک مبتلائے آلام ہیں۔ آثار سے ظاہر ہے۔ کہ شامیوں کی کوششیں بھی جلد بارآور ہونے والی ہیں۔ مگر فلسطین جسے جزیرۂ عرب بلکہ ایشیاء کا دروازہ کہنا چاہئے۔ ہنوز پہلی منزل پر ہے اور یہود کی صیہونی اطماع کے نتیجہ میں فلسطین اور اس کے باشندے ظلم وستم کی آماجگاہ بنے ہوئے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اہل فلسطین کی بےچینی واضطراب نے انگریزی حکومت کو بھی اطمینان کا سانس لینے نہیں دیا۔ حکومت کی متشددانہ روش اس اضطراب کو دبانے میں کامیاب نہیں ہوسکی۔ آخر پارلیمنٹ نے انگریز مدبرین کے کمیشن فلسطین کی مشکل کا حل تلاش کرنے کے لئے مقرر کئے جولائی ۱۹۳۷ء میں پیل کمیشن کی رپورٹ شائع ہوئی۔ جس نے فلسطین کے ٹکڑے کرکے علیحدہ علیحدہ یہودی۔ عربی۔ اور برطانی حکومت قائم کرنے کی تجویز کی تھی اس تجویز نے عربوں کو اپنا تاریک اور بھیانک مستقبل قریب کرکے دکھا دیا۔ آج دو حصے غیرعربی قرار دئے جارہے ہیں کل کو تیسرا حصہ بھی چھینا جاسکتا ہے۔ اس احساس نے ملک میں مزید ہنگامہ بپا کردیا اور آج تک مسلسل شورش جاری ہے۔ اسی اثنا میں ایک دوسرا کمیشن سر جان وڈہیڈ کی صدارت میں مقرر ہوا۔ اس آخرالذکر کمیشن کی رپورٹ حال میں شائع ہوئی ہے بلاشبہ تازہ رپورٹ زیادہ صراحت پر مشتمل ہے۔ اور اس میں پیل کمیشن کی تجویز تقسیم سے اس رنگ میں اتفاق نہیں کیا گیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ رپورٹ بھی فلسطین کی مشکل کا علاج تلاش کرنے میں ناکام رہی ہے۔ ہاں ہز میجسٹی ملک معظم کی گورنمنٹ نے لندن میں جس کانفرنس کے منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ بہت کچھ امیدافزا ہے۔ عراق مصر۔ حجاز۔ یمن۔ اور شرقی الاردن کے نمائندوں کی شرکت بھی بظاہر اس حقیقی حل تک پہنچنے میں مساعد ومددگار نظر آتی ہے۔ اے کاش اس موقعہ پر شام کے نمائندوں اور مفتی اعظم کی شمولیت پر بھی اعتراض نہ ہوتا۔ تو زیادہ بہتر تھا۔ بہرحال ہم سمجھتے ہیں۔ کہ موجودہ تجویز بہت حد تک امیدافزا ہے اس وقت فلسطینی عربوں کے دو بڑے مطالبے ہیں (۱) ملک کو ذمہ وار حکومت دی جائے (۲) یہود کی ہجرت کا طوفان بےپناہ روک دیا جائے۔ موخرالذکر مطالبہ دراصل اہل فلسطین کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ واقعات شاہد ہیں۔ کہ یہود کے داخلہ نے فلسطینیوں پر عرصۂ حیات تنگ کردیا ہے۔ اور عنقریب یہودی سرمایہ داران کے بچوں کے منہ سے روٹی کا آخری ٹکڑا بھی چھین لے گا۔ اس لئے یہودی ہجرت کا سوال سب سے پہلے فیصلہ طلب ہے۔ اور اسے کسی صورت میں نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ میرے خیال میں اس ہجرت کے روکے جانے میں یہودی قوم کا بھی فائدہ ہے۔ آج بھی اور مستقبل کے لحاظ سے بھی انگریزی حکومت کے بل بوتے پر فلسطینی عربوں بلکہ دنیائے اسلام کے جذبات کو ٹھکرا کر فلسطین میں داخل ہونے والا یہودی مستقبل میں خطرہ سے خالی نہیں۔ اور آج بھی یہ ہجرت یہود کے لئے سرمایۂ اذیت پیدا کررہی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ جرمنی اور اٹلی میں یہود کی حالت خراب ہے حکومتیں ان کے رویہ سے تنگ ہیں۔ اور جائز یا ناجائز طور پر ان سے انتقام لے رہی ہیں۔ اس ہلاکت آفرین پالیسی کا جو جواب یہود دے رہے ہیں۔ وہ ان کی آئندہ زندگی کو تلخ تر بنانے والا ہے۔ وہ بجائے اس کے کہ حکومتوں کے شکوک کو دور کرتے اپنی پوزیشن کو صاف کرتے۔ ترقی پسند قوانین سے تعاون کرتے۔ اور جس ملک میں آباد ہیں۔ اس کی بہبودی اور برتری کی کوشش میں شریک ہوتے۔ اس صحیح مسلک کو اختیار کرنے کی بجائے یہود متمدن حکومتوں کو ایک قسم کا چیلنج دیتے ہوئے فلسطین میں ابواب ہجرت کے مفتوح ہونے کی طرف اشارہ کررہے ہیں۔ چنانچہ یہودی لیڈر ڈاکٹر وبزمین نے ۱۱ر نومبر کو یہودی نمائندوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے لنڈن میں کہا۔

"Our peoples plight has gone from bad to worse, but Palestine is our hope."

کہ اگرچہ یہود کی حالت بد سے بدتر ہو رہی ہے۔ تاہم فلسطین ہماری امیدگاہ ہے"۔ پس عمیق نظر سے دیکھنے پر ظاہر ہوگا۔ کہ موجودہ ہجرت یہود کی ذہنیت کو درست کرنے کی بجائے خراب کررہی ہے اور اس کی بناء پر دو قوموں کے دلوں میں عداوت کے بیج بورہے ہیں۔

حکومت برطانیہ کے قرطاس ابیض میں ہجرت کے متعلق بحث کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ لیکن اگر اس سے مراد محض ۶۰ ہزار سالانہ کی بجائے ۴۰ ہزار سالانہ کردینا ہے۔ یا اور معمولی کمی بیشی مدنظر ہے۔ جیسا کہ یہود کے اطمینان آمیز ریزولیوشنز سے ظاہر ہے۔ تو یقیناً یہ کانفرنس ناکام ہوگی اور فلسطین کی حالت کا گہرا مطالعہ کرنے والے فلسطینی عربوں کو اس مجوزہ کانفرنس کے مقاطعہ میں حق بجانب سمجھیں گے اول تو عرب اپنے مطالبات بارہا حکومت برطانیہ کے سامنے رکھ چکے ہیں۔ اور ان کی معقولیت ثابت کرچکے ہیں۔ اس لئے اس باب میں حکومت کا جدید مشورہ طلب کرنا ان کے لئے ہنوز حل طلب معمہ ہے۔ اور اگر یہ مشورہ بھی ہجرت کے دروازہ کو کھلا رکھ کر طلب کیا جائے۔ تو یقیناً عرب نہ اس کے لئے تیار ہیں۔ اور نہ کبھی ہوں گے۔ ساری مصیبت کی بنیاد تو یہودی ہجرت ہے۔ اور میرے نزدیک فلسطین میں ذمہ وار حکومت کے قیام میں بھی صرف یہی روک ہے۔ ورنہ یہ ہرگز معقول نہیں۔ کہ اہل عراق یا اہل یمن تو اپنے ملک پر حکومت کرسکتے ہیں۔ مگر اہل فلسطین اس کے اہل نہ ہوں جنگ عظیم کی صلح کے فارمولا کے مطابق فلسطین کی عنان حکومت فلسطین کے باشندوں کے ہاتھ میں ہونی چاہئے اعلان بالفور کے نتیجہ میں یہودی چند ہزار کی بجائے قریباً چار لاکھ ہوچکے ہیں۔ اور ملک کی آبادی کا قریباً تیسرا حصہ یہود ہیں۔ اور اسی وجہ سے یہ ساری کشمکش ہورہی ہے۔ اور یقیناً یہ اضطراب اس وقت تک ختم نہیں ہوسکتا جب تک اہل فلسطین کو ذمہ وار حکومت نہ دی جائے۔ حکومت برطانیہ اپنے اعلان میں تسلیم کرتی ہے۔ کہ وہ متذکرہ صدر کمیشنوں کی رپورٹ کی روشنی میں اسی نتیجہ پر پہنچی ہے۔

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اعلان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذیل میں قادیان دارالامان کے ان صحابہ کرام کی فہرست شائع کی جارہی ہے۔ جو اپنی روایات لکھ کر دفتر میں ارسال فرما چکے ہیں۔ اگر کوئی صاحب ایسے ہوں۔ جو روایات تو ارسال فرما چکے ہوں۔ مگر ان کا نام اس فہرست میں نہ ہو۔ وہ براہ نوازش مطلع فرمائیں۔

نظارت تالیف و تصنیف

نام	حلقہ
(۱) میاں رحمت اللہ صاحب ولد میاں حبیب اللہ صاحب	ریتی چھلہ
(۲) قاضی نور محمد صاحب ولد قاضی علی محمد صاحب مرحوم	کارکن نظارت ضیافت
(۳) میاں محمود احمد صاحب ولد میاں حکیم نبی بخش صاحب	دارالرحمت
(۴) ماسٹر غلام محمد صاحب ولد میاں محمد دین صاحب	"
(۵) ڈاکٹر سید رشید عالم صاحب ولد حافظ صوفی سید تصور حسین صاحب	حلقہ مسجد مبارک
(۶) بابا محمد حسن صاحب ولد چوہدری کرم دین صاحب	حلقہ مسجد مبارک
(۷) میاں روشن دین صاحب ولد میاں مطیع اللہ صاحب	دارالرحمت
(۸) ملک غلام حسین صاحب ولد ملک کریم بخش صاحب	"
(۹) سید حسن شاہ صاحب ولد سید فضل شاہ صاحب مرحوم	محلہ ناصر آباد
(۱۰) میاں علی محمد صاحب ولد میاں غلام الدین صاحب	ریتی چھلہ
(۱۱) میاں ماہی صاحب کمہار ولد میاں عمرا صاحب	حلقہ مسجد فضل
(۱۲) میاں بڈھا صاحب ولد میاں فتا صاحب	"
(۱۳) میاں صدر دین صاحب ولد میاں رحیم بخش صاحب	"
(۱۴) شیخ احمد دین صاحب ولد شیخ علی محمد صاحب	" مبارک
(۱۵) میاں غلام محمد صاحب ولد میاں خدا بخش صاحب	" مسجد فضل
(۱۶) ملک نور خان صاحب ولد ملک فتح خان صاحب	کارکن دفتر بیت المال
(۱۷) مفتی فضل الرحمٰن صاحب ولد مفتی شیخ عبداللہ صاحب	" مبارک
(۱۸) مولوی محمد جی صاحب ولد مہر محمد زمان خان صاحب	دارالفضل
(۱۹) میاں خدا بخش صاحب ولد مستری کریم بخش صاحب	دارالرحمت
(۲۰) میاں فضل دین صاحب ولد میاں سندھی خان صاحب	"
(۲۱) ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر ولد میاں عبدالغنی صاحب نومسلم مرحوم	دارالعلوم
(۲۲) میاں محمد یاسین صاحب موٹر ڈرائیور حضرت نواب محمد علی خان صاحب	
(۲۳) میاں فیض احمد صاحب کاتب ولد چوہدری محمد الدین صاحب کاتب روزنامہ الفضل	
(۲۴) ماسٹر رحمت اللہ صاحب ولد منشی کرم علی صاحب	دارالبرکات
(۲۵) چوہدری مرزا بخش صاحب ولد چوہدری بڈھا صاحب	ننگل باغبانان
(۲۶) میاں شیر محمد صاحب ولد میاں میراں بخش صاحب	قادیان
(۲۷) بابو فقیر علی صاحب ولد میاں شادی صاحب	محلہ دارالبرکات
(۲۸) ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ولد میاں رحیم بخش صاحب	انچارج نور ہسپتال
(۲۹) میاں فضل دین صاحب ولد میاں محمد بخش صاحب	مسجد مبارک
(۳۰) مرزا محمد افضل بیگ صاحب ولد مرزا افضل بیگ صاحب	دارالرحمت
(۳۱) سید مہدی حسین صاحب ولد سید فرزند علی صاحب	قادیان
(۳۲) چوہدری حاکم دین صاحب ولد چوہدری احمد الدین صاحب	دارالفضل
(۳۳) مرزا احمد الدین صاحب ولد مرزا بوٹا بیگ صاحب	مسجد اقصیٰ
(۳۴) میاں محمد شفیع صاحب ولد میاں عبدالعزیز صاحب اوورسیر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔	قادیان
(۳۵) میاں عبدالرحیم صاحب ولد میاں محمد عمر صاحب	قادیان
(۳۶) مولوی فخر الدین صاحب ولد مولوی قطب الدین صاحب سکرٹری امانت تحریک جدید	دارالفضل
(۳۷) قاری غلام یٰسین صاحب ولد میاں محمد بخش صاحب	دارالسعة
(۳۸) میاں گوہر دین صاحب ولد میاں بھاگو صاحب	قادر آباد
(۳۹) شیخ مہر الدین صاحب ولد شیخ فضل الٰہی صاحب	دارالصنعت تحریک جدید
(۴۰) حشمت اللہ خان صاحب ولد نعمت اللہ خان صاحب	دارالعلوم
(۴۱) منشی محمد اسمٰعیل صاحب ولد میاں محمد بخش صاحب	دارالرحمت
(۴۲) میاں کرم الٰہی صاحب ولد میاں امیر صاحب	کھارا
(۴۳) حکیم عبدالغنی صاحب ولد سید عظیم شاہ صاحب	کارکن نظارت بیت المال
(۴۴) میاں محمد اکبر علی صاحب ولد مولوی محمد علی صاحب	دارالرحمت
(۴۵) میاں کرم الٰہی صاحب ولد میاں محمد دین صاحب	دارالعلوم
(۴۶) ملک فضل دین صاحب ولد ملک عبداللہ صاحب	مسجد فضل
(۴۷) مولوی غلام احمد صاحب مجاہد ولد مولوی عبدالحی صاحب	دارالرحمت (ربانی)

تین پیسے ماہوار

بارہ مہینے — ۳۶ پیسے

یہ اعلان ۳۱ دسمبر ۱۹۳۸ء کے بعد کبھی شائع نہ ہوگا

کارکنان رسالہ رہبر باغبانی گجرات پنجاب نے عوام کے فائدے کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو اصحاب ۳۱ دسمبر ۱۹۳۸ء تک دنیا کے کسی ملک سے رسالہ کا ڈاک خرچ چار آنے اور خرچہ پیکنگ پانچ آنے یعنی کل نو آنے کے ٹکٹ بھیجدیں۔ ان کی خدمت میں ایک سال تک رسالہ جاری کر دیا جائے۔ اور رسالانہ چندہ نہ لیا جائے۔ اس لئے آپ اشتہار ہذا کے دیکھتے ہی نو آنے کے ٹکٹ ڈاک لفافہ میں بند کر کے بھیجدیں۔ آپ کو بہترین اور کارآمد مضامین سے لبریز ماہوار رسالہ "رہبر باغبانی" پورے بارہ مہینے کے لئے جاری کر دیا جائے گا۔

خط و کتابت کا پتہ:- چیف ایڈیٹر رسالہ رہبر باغبانی۔ گجرات پنجاب

جلسہ سالانہ کا چندہ

جلسہ سالانہ قریب آگیا ہے۔ اس کے انتظامات کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ لہٰذا احباب اور عہدہ داران جماعت کو چاہیئے۔ کہ براہ مہربانی اس چندہ کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ فرمادیں۔

ناظر بیت المال۔ قادیان

کہ فلسطین میں قیام امن اور خوشحالی کی فقط ایک ہی یقینی بنیاد ہے۔ اور وہ عرب اور یہود کا باہم سمجھوتہ ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

In the light of the Report of the Royal Commission and of the partition. Commission it is clear that the surest foundation for peace and progress in Palestine would be an Understanding between Arabs and Jews

یہ نتیجہ بالکل درست ہے۔ مگر کیا اس سمجھوتہ تک پہنچنے کا ذریعہ لنڈن کانفرنس ہوسکتی ہے؟ وجدان کہتا ہے۔ ہرگز نہیں! کیونکہ جو ذہنیت ہٹلر سے سمجھوتہ کرنے یا مسولینی سے سمجھوتہ کرنے کی بجائے فلسطین کی ہجرت کی طرف ہاتھ اٹھا رہی ہے۔ وہ فلسطین کے غریب عربوں سے موجودہ حالت میں سمجھوتہ کرنے پر کیونکر آمادہ ہوسکتی ہے؟ جب تک ہجرت کا ہتھیار فلسطین کے یہود کے پاس ہے وہ عربوں سے کسی باعزت سمجھوتہ پر ہرگز آمادہ نہ ہونگے۔ اور جب تک فلسطین کے لئے ذمہ دار حکومت کا اعلان نہ کر دیا جائیگا۔ یہودی ذہنیت میں مفید تبدیلی کی توقع محال ہے۔ اگر آج اہل فلسطین کو ذمہ دار حکومت دیدی جائے۔ اور ہجرت یہود کا دروازہ بند کر دیا جائے۔ تو یقین ہے کہ یورپین یہودی بھی اپنے ملکوں میں بامن طور پر آباد رہیں گے۔ اور حکومتوں سے تعاون کریں گے اور فلسطین کے یہود بھی عربوں سے باعزت سمجھوتہ پر آمادہ ہو جائیں گے اور ملک میں امن و امان قائم ہوجائے گا۔ اور ظاہر ہے کہ مسلمان اپنی قدیم روایات کے مطابق فلسطین میں یہودی اقلیت کے حقوق کے پورے پورے محافظ ہونگے۔ پس دنیا میں عموماً اور فلسطین میں خصوصاً امن کے قیام کی واحد راہ یہ ہے۔ کہ اہل فلسطین کو ذمہ دار حکومت دیدی جائے تصفیہ فلسطین کا یہی حقیقی اور بہترین حل ہے۔ (خاکسار) ابوالعطاء جالندھری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران الفضل جن کے نام وی پی ہوں گے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۱ نومبر ۳۸ء سے ۳۰ دسمبر ۳۸ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج ہیں۔ اگر ان کی طرف سے ۷ دسمبر ۳۸ء سے قبل قیمت یا قیمت کی ادائیگی کے متعلق کوئی اطلاع دفتر ہذا میں موصول نہ ہوگی۔ تو ان کے نام وی پی کر دیئے جائیں گے۔ اور احباب کرام کا فرض ہوگا کہ وی پی وصول فرمائیں۔ ۷ دسمبر کے بعد آنے والی کسی اطلاع کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔ بعض احباب اس وجہ سے کہ وہ پہلے کسی وقت وی پی نہ کرنے کے متعلق دفتر کو اطلاع دے چکے ہیں اپنا نام پڑھنے کی تکلیف گوارا نہیں فرماتے۔ اور چونکہ دفتر کو ان کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوتی۔ اس لئے ان کے نام وی پی بھیج دیا جاتا ہے۔ لیکن وہ اسے واپس کر دیتے ہیں۔ جس سے دفتر کو خواہ مخواہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ لہٰذا مندرجہ ذیل تمام احباب کی خدمت میں بہ زور درخواست ہے۔ کہ وہ ۷ دسمبر سے قبل یا تو قیمت دفتر میں ارسال فرمائیں۔ یا کم از کم ادائیگی کے متعلق دفتر کو اطلاع بھیج دیں۔ جو احباب ان دونوں میں سے کوئی صورت اختیار نہ فرمائیں گے۔ ان کے نام وی پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ جن کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ احباب کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے کہ الفضل کو روزمرہ کے اخراجات چلانے کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ اس لئے وہ ادائیگی کو جلسہ سالانہ پر ملتوی نہ فرمائیں۔ بلکہ وی پی وصول کر کے دفتر کی مالی پریشانی کو دور کرنے کا باعث بنیں۔

خاکسار مینیجر الفضل

۱۲۱۲۱ ڈاکٹر ایم دین احمد صاحب
۱۲۱۳۷ اے آر محمد صاحب
۱۲۲۰۲ - شیخ عبدالحفیظ صاحب
۱۲۲۰۶ - خواجہ محمد عثمان صاحب
۱۲۲۰۸ - مرزا رحیم بیگ صاحب
۱۲۲۱۰ - چوہدری پیر محمد صاحب
۱۲۲۱۴ - ایس ایم احمد صاحب
۱۲۲۳۷ - مستری غلام محمد صاحب
۱۲۲۴۹ - بجانہ بابو دین محمد صاحب
۱۲۳۰۰ - چوہدری اللہ دتہ صاحب
۱۲۳۵۱ - چوہدری فیض احمد صاحب
۱۲۳۶۹ - ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۷۰ - صفیہ بیگم صاحبہ
۱۲۴۶۶ - ڈاکٹر مدار بخش صاحب
۱۲۵۱۱ - سردار محمد صاحب
۱۲۵۱۵ - ملک عبدالرحمن صاحب
۱۲۵۲۱ - لائبریرین میونسپل بلڈنگ روم قصور
۱۲۵۲۴ - مرزا محمد صدیق بیگ صاحب
۱۲۵۲۷ - ایم نور الٰہی صاحب
۱۲۵۵۰ - عبدالحق صاحب
۱۲۵۵۹ - خواجہ نظام الدین صاحب
۱۲۵۸۳ - ایس رومی اینڈ کو
۱۲۵۹۱ - مرزا عنایت بیگ صاحب

۱۲۶۲۲ - بابو محمد شریف صاحب
۱۲۶۲۵ - مولوی عبداللطیف صاحب
۱۲۶۷۰ - ایم اے ڈبلیو خاں
۱۲۶۸۷ - بابو محمد عبداللہ صاحب
۱۲۷۰۲ - سید غلام الثقلین صاحب
۱۲۷۰۸ - محمد علی صاحب
۱۲۷۱۲ - بابو محمد اسمٰعیل صاحب
۱۲۷۱۶ - عبدالمجید صاحب عارف
۱۲۷۷۳ - مرزا عطاء اللہ صاحب
۱۲۷۵۰ - ملک غلام محمد صاحب
۱۲۷۸۱ - خواجہ محمد صدیق صاحب
۱۲۷۸۳ - مرزا محمد صادق صاحب
۱۲۷۹۶ - ملک محمد سعید خانصاحب
۱۲۸۱۱ - حکیم محمد عبدالجلیل صاحب
۱۲۸۱۳ - ڈاکٹر محمد زبیر صاحب
۱۲۸۱۸ - مرزا منور احمد صاحب
۱۲۸۲۲ - حافظ مبین الحق صاحب
۱۲۸۳۱ - میر احسان اللہ صاحب
۱۲۸۶۶ - محمد رشید خانصاحب
۱۲۸۶۷ - ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب
۱۲۹۵۵ - ماسٹر اللہ بخش صاحب
۱۳۰۵۱ - چوہدری عبدالغفور صاحب
۱۳۰۹۸ - ملک احمد خانصاحب
۱۳۰۵۴ - ماسٹر اللہ داد صاحب
۱۴۰۲۴ - عبدالحفیظ صاحب

۱۴۰۲۹ - فتح دین صاحب
۱۴۰۲۲ - میر رفیق علی صاحب
۱۴۰۳۹ - والدہ طاہر احمد صاحب
۱۴۰۴۹ - مرزا عبدالحفیظ صاحب
۱۴۰۶۴ - مولوی عبدالمنان صاحب
۱۴۰۸۶ - محمد اسلم صاحب
۱۴۰۸۷ - مولوی ولی محمد صاحب
۱۴۰۹۶ - شیخ محمد ابراہیم
۱۴۱۴۱ - سیکرٹری صاحب
۱۴۱۴۹ - ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب
۱۴۱۶۴ - عبدالمجید خانصاحب
۱۴۱۶۹ - عبدالحق صاحب
۱۴۱۷۱ - کیپٹن کے ڈی احمد صاحب
۱۴۱۷۶ - بیگم چوہدری سردار صاحب
۱۴۱۷۹ - محمود احمد ناصر
۱۴۱۸۸ - مینیجر ممتاز بیالدولہ صاحب
۱۴۱۸۹ - امیر صاحب جکو ڈی
۱۴۱۹۰ - مولوی عبدالجبار صاحب
۱۴۱۹۵ - میاں عبدالحق صاحب
۱۴۱۹۶ - مسٹر این ایم خانصاحب
۱۴۲۰۱ - جمعدار چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۴۲۲۴ - شیخ محمد لطیف صاحب

۱۴۲۲۶ - محمد عبداللہ صاحب
۱۴۲۲۸ - ایم عبدالوحید صاحب
۱۴۲۴۲ - چوہدری احمد جان صاحب
۱۴۲۷۴ - خانصاحب عبدالمجید صاحب
۱۴۲۸۴ - سید ہمایوں جاہ صاحب
۱۴۳۰۳ - چوہدری عبدالرشید صاحب
۱۴۳۲۶ - سیکرٹری انجمن احمدیہ
۱۴۳۳۰ - سید محمد فضل الرحمن صاحب
۱۴۳۳۲ - سید محمد عبدالہادی صاحب
۱۴۳۳۸ - میاں محمد بشیر صاحب
۱۴۴۰۲ - چوہدری محمد عبداللہ صاحب
۱۴۴۲۷ - سید مقبول احمد صاحب
۱۴۴۳۰ - سید قیام الدین صاحب
۱۴۴۳۸ - منصور ممتاز فیکٹری
۱۴۴۴۷ - سید ایوب شاہ صاحب
۱۴۴۵۷ - سید عبدالرشید صاحب
۱۴۴۵۵ - چوہدری فضل کریم صاحب
۱۴۴۶۶ - شیخ محمد نذیر صاحب
۱۴۴۶۰ - چوہدری نذیر احمد صاحب
۱۴۴۶۵ - قاضی محمد رشید صاحب
۱۴۴۷۱ - میاں محمد شفیع صاحب
۱۴۴۷۷ - ماسٹر خیر الدین صاحب
۱۴۴۸۰ - مرزا منظور احمد صاحب
۱۴۴۸۶ - ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب
۱۴۴۸۷ - شیر محمد صاحب
۱۴۴۸۸ - بابو محمد شریف صاحب
۱۴۴۹۱ - چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب
۱۴۴۹۹ - مولوی غلام محی الدین صاحب
۱۴۵۰۵ - چوہدری احمدین صاحب
۱۴۵۱۳ - چوہدری محمد عبداللہ صاحب
۱۴۵۱۴ - احمد جان خانصاحب
۱۴۵۲۲ محمد منظور احمد صاحب

۱۴۵۲۵ - مقبول احمد صاحب
۱۴۵۲۶ - چوہدری فیض احمد صاحب
۱۴۵۲۷ - ملک صفدر علی صاحب
۱۴۵۲۹ - چوہدری ولی محمد صاحب
۱۴۵۳۲ - محمد حسین صاحب
۱۴۵۳۴ - چوہدری نزار احمد صاحب
۱۴۵۳۵ - مولوی محمد عبداللہ صاحب
۱۴۵۳۹ - شیخ مولا بخش صاحب
۱۴۵۴۴ - بشیر احمد صاحب
۱۴۵۴۷ - مولوی محمد علی صاحب
۱۴۵۴۷ - محمد یوسف صاحب
۱۴۵۵۵ - اے آر شیخ
۱۴۵۶۸ - ایس رفیق بھاٹی
۱۴۶۰۰ - قاضی محمد رفیق صاحب
۱۴۵۷۱ - ایم پی کیمبی کوریا
۱۴۵۸۲ - منشی برکت علی صاحب
۱۴۵۹۷ - ایس ایم ذکریہ
۱۴۶۰۲ - مولوی عطاء اللہ صاحب
۱۴۶۲۰ - شیخ عبدالغنی صاحب
۱۴۶۲۷ - عبدالسلام صاحب
۱۴۶۲۸ - منشی جھنڈے خانصاحب
۱۴۶۲۱ - لال محمد صاحب
۱۴۶۲۷ - چوہدری محمد حسین صاحب
۱۴۶۳۲ - سعید احمد خانصاحب
۱۴۶۳۶ - ملک مبارک احمد صاحب
۱۴۶۳۹ - مرزا منظور احمد صاحب
۱۴۶۵۰ - محمد شفیع صاحب
۱۴۶۵۱ - چوہدری مقبول احمد صاحب
۱۴۶۵۴ - سکرٹری صاحب
۱۴۶۵۷ - چوہدری سردار احمد صاحب
۱۴۶۶۰ - بابو محمد سعید صاحب
۱۴۶۶۱ - محمد حسین خانصاحب

۱۴۶۶۵ - خواجہ محمد اقبال صاحب
۱۴۶۶۶ - چوہدری بشارت احمد صاحب
۱۴۶۶۷ - میاں غلام محمد صاحب
۱۴۶۷۰ - سید یعقوب الرحمن صاحب
۱۴۶۷۳ - بابو فضل الدین صاحب
۱۴۶۷۴ - راجہ محمود احمد خانصاحب
۱۴۶۷۸ - ملک غلام محمد صاحب
۱۴۶۸۶ - ڈاکٹر محمد سعید صاحب
۱۴۶۹۱ - چوہدری محمد اسحٰق صاحب
۱۴۶۹۴ - ڈاکٹر شیخ عبداللہ صاحب
۱۴۷۰۸ - بابو محمد الطاف صاحب
۱۴۷۱۰ - رانا فیض بخش صاحب
۱۴۷۱۲ - چوہدری محمد عبداللہ صاحب
۱۴۷۱۵ - سید علی شاہ صاحب
۱۴۷۲۱ - سید احمد زمان صاحب
۱۴۷۲۴ - مرزا علی اکبر خانصاحب
۱۴۷۲۵ - چوہدری عطاء اللہ صاحب
۱۴۷۲۶ - سردار خدا بخش خانصاحب
۱۴۷۲۸ - خواجہ ظہور الدین صاحب
۱۴۷۲۹ - میر ضیاء اللہ صاحب
۱۴۷۳۰ - عبدالحکیم صاحب
۱۴۷۳۴ - چوہدری خوشی محمد صاحب
۱۴۷۳۷ - خواجہ عبدالقیوم صاحب
۱۴۷۴۰ - سائیں شیر علی شاہ صاحب
۱۴۷۵۰ - شیخ فضل کریم صاحب
۱۴۷۵۱ - محمد اسمٰعیل صاحب
۱۴۷۶۲ - منشی عبداللہ خانصاحب
۱۴۷۶۴ - غلام رسول صاحب

اٹھرا کا کامل اور مجرّب ترین علاج

عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب سے طلب فرمائیں۔ ستر سالہ مجرب نسخہ حضرت حکیم حافظ نورالدین اعظم شاہی طبیب کا ہے۔ حمل گر جانا۔ بچہ کا مردہ پیدا ہونا۔ یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے ہماری تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ یہ دواخانہ رحمانی حضور ممدوح کے حکم سے حین حیات میں حضور کے شاگرد حکیم عبدالرحمن کاغانی نے ۱۹۱۱ء میں قائم کیا۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں۔ تمام مجرب نسخہ جات حضرت نورالدین اعظمؒ اس دواخانہ رحمانی میں تیار ہوتے ہیں۔ قیمت فی تولہ عمر مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت خریدنے والے کو ایک روپیہ فی تولہ علاوہ محصول ڈاک ملیگی۔

مینیجر عبدالقدیر کاغانی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کے مختلف محلوں میں باموقعہ سکنی قطعات

اب خدا کے فضل سے جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ اور حسب دستور سابق اس موقعہ پر قادیان کی نئی آبادی کے نقشہ جات میں توسیع کی جارہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں انشاءاللہ محلہ جات دارالرحمت اور دارالعلوم اور دارالشکر غربی اور دارالبرکات وغیرہ میں نئے قطعات نکل آئے ہیں۔ اس لئے جو احباب قادیان میں سکنی زمین حاصل کرنے اور مرکز سلسلہ سے قریب تر رشتہ پیدا کرنے کے خواہشمند ہوں وہ خاکسار سے خط و کتابت فرمائیں یا جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تشریف لاکر زبانی فیصلہ فرمائیں۔ انشاءاللہ موقعہ کے انتخاب اور ریٹ وغیرہ کے لحاظ سے دوستوں کو فائدہ رہے گا۔

اس کے علاوہ ریلوے سٹیشن قادیان کے متصل دوکانوں کیلئے بھی بہت باموقعہ قطعات موجود ہیں۔ جو گو اس وقت بازار کی صورت نہیں رکھتے۔ مگر آگے چل کر بارونق بازار کی صورت اختیار کرنے والے ہیں۔ یہ قطعات پچاس فٹ کی فراخ سڑک پر واقع ہیں۔ اور ہر قطعہ میں جو دس دس مرلہ کا ہے تین تین بڑی بڑی دوکانیں بن سکتی ہیں۔ جن کے پیچھے رہائشی مکان کی گنجائش باقی رہتی ہے۔ قیمت ہر جگہ کی الگ الگ مقرر ہے جس میں کمی بیشی نہیں کی جاتی۔

خاکسار: **مرزا بشیر احمد۔ قادیان**

فاسفیم ٹانک

دماغی کام کرنے والوں کے لئے مجرب دوا

اعصابی کمزوری۔ قلت خون۔ دل کی دھڑکن۔ ضعف معدہ اور کمی باہ کے لئے مفید ہے۔ چھوٹی شیشی سے روپے بڑی شیشی عہ روپے

ڈاکٹر محبوب الرحمٰن بنگالی۔ ایم۔ بی۔ قادیان

ارادی ایک عرصہ سے یہ دوا خون کی کمی کمزوری سے دم پھولنا چکر آنا۔ دل دھڑکنا بدن کا بے حس ہو جانا۔ کام سے نفرت کسی وجہ سے طاقت کا گھٹ جانا حتی کہ اعضاء جواب دے چکے ہوں۔ ضعف جگر۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ بے خوابی۔ بدخوابی کمی بھوک کیلئے استعمال ہو رہی ہے۔ نوے فیصدی احباب نے تعریف کی ہے۔ قیمت ایک اونس ہر محصولڈاک علاوہ

ایم۔ ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان

فارم نوٹس بردفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ا

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ حکماں ولد ہیرا ذات جٹ سکنہ گھوگھرہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کیلئے مورخہ ۲۲/۹/۳ مقرر کیا ہے۔ لہذا جملہ مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں

مورخہ ۱۵/۱۱/۳۸

دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

مہر بورڈ کی مہر

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ا

قاعدہ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ چھنڈا ولد سوہنا ذات ... سکنہ لنگا جلو تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کیلئے مورخہ ۲۲/۹/۵ مقرر کیا ہے لہذا جملہ مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۵/۱۱/۳۸

دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور بورڈ کی مہر

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ا

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ برکت علی ولد مہرا ولد فقیر ذات جٹ سکنہ ددیرجی تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ٹانڈہ درخواست کی سماعت کیلئے مورخہ ۲۱/۹/۳ مقرر کیا ہے لہذا جملہ مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۵/۱۱/۳۸

دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور بورڈ کی مہر

بائیوکیمک کی مکمل کتاب

چشمۂ شفاء

مصنفہ ڈاکٹر اے۔ ایچ صاحب

اس کتاب کی ترتیب بالکل انگریزی طریقہ پر کی گئی ہے۔ اس کے موجبات حالات زندگی۔ خواص الادویات۔ تجربات علاج الامراض۔ اور ریپرٹری کے حصے حروف تہجی کے لحاظ سے مرتب کئے گئے ہیں قیمت ہے علاوہ محصولڈاک مجلد چار روپے معہ محصول دیگر ہومیوپیتھک و بائیوکیمک کی ادویات بارعایت ملتی ہیں۔ فہرست مفت طلب کریں۔

اسلام ہومیو فارمیسی کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نہایت باموقعہ زمین قابل فروخت ہے

وہ احباب جو اپنے مکانات قادیان شہر میں مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک کے قریب بنانا چاہتے ہیں۔ اور دارالمسیح کے قریب اپنی رہائش اختیار کرنیکے خواہشمند ہیں۔ انکے لئے خوشخبری ہو کہ ایک قطعہ زمین ۲۸ کنال کا فروخت کیلئے تیار ہے۔ یہ قطعہ پرانے اڈے کے متصل قادیان شہر کے غربی جانب واقعہ ہے مسجد اقصےٰ تک پہنچنے کے لئے صرف دو تین منٹ اور مسجد مبارک تک تین چار منٹ خرچ ہونگے۔ قادیان کی نئی آبادی چونکہ بہت دور تک پھیل چکی ہے۔ اور بعض محلے ڈیڑھ دو میل تک پہنچ چکے ہیں۔ اس لئے درس قرآن کریم سننے والوں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نمازیں پڑھنے والوں کے لئے یہ ایک بہت عمدہ موقعہ ہے کہ اس قطعہ پر اپنے مکان تیار کرائیں۔ نقشہ تیار ہے۔ گلی کوچے باقاعدہ رکھے گئے ہیں۔ اور کوئی گلی بیس فٹ سے کم نہیں۔

قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت کیا جائے۔

خاکسار (مولوی) فخر الدین مختار عام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب قادیان

×

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ مکرم ولد رہانہ ذات گوجر سکنہ چک ۲۰۸ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۲/۳۸ ۸ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۱/۳۸ ۱۱

دستخط۔ خان صاحب میاں نور الدین صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

×

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ بہادر ولد رجب ذات کانواں سکنہ شاہ جیونہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۲/۳۸ ۲۰ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۱/۳۸ ۱۹

دستخط۔ خان صاحب میاں نور الدین صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

252

×

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ سوہنا ولد اسماعیل ذات جوئیہ کوڑا سکنہ چک ۱۳۷ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۲/۳۸ ۱۸ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۱/۳۸ ۱۱

دستخط۔ خان صاحب میاں نور الدین صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ۔

(بورڈ کی مہر)

×

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ محمودا۔ نورا۔ پسران غلام۔ ذات ہرل سکنہ جھلاریاں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۲/۳۸ ۲۲ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۱۱/۳۸ ۱۱۔ دستخط خان صاحب میاں نور الدین صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۲۸ نومبر۔ کانگرس پارٹی نے مارکٹنگ بل کے متعلق اعلان کر دیا ہے کہ اگر گورنمنٹ نے ہمارے کہنے کے مطابق اس کی شکل نہ بدلی تو ہم اس کی سخت مخالفت کریں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وزارت نے اپنے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اور اپوزیشن کی تمام ترمیم منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

مسولی پٹم ۲۸ نومبر۔ یہاں ہفتہ کے دن زبردست طوفان آیا جس سے مونگ پھلی کی ایک لاکھ ۲۰ ہزار بوریاں غرق ہو گئیں۔ تین جہاز جو سامان سے بھرے ہوئے تھے ڈوب گئے۔ ایک درجن آدمی درختوں اور دیواروں کے گرنے سے مر گئے۔ مویشی بھی سینکڑوں کی تعداد میں بہہ گئے۔

حیفہ ۲۸ نومبر۔ آج ایک مقام پر بم پھٹا جس سے ۹ یہودی زخمی ہوئے۔ ان میں سے سات کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

لاہور ۲۸ نومبر۔ پنجاب اسمبلی کے چار ہری جن ممبر یونینسٹ پارٹی سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے بیان دیا ہے۔ کہ اسمبلی کے پہلے سیشن میں جو شملہ میں منعقد ہوا تھا۔ ہم نے وزارت پارٹی کے سامنے سات مطالبات رکھے تھے اور کہا تھا کہ اگر یہ مطالبات منظور نہ کئے گئے تو ہم سخت قدم اٹھانے پر مجبور ہونگے۔ چونکہ یہ مطالبات ابھی تک پورے نہیں کئے گئے۔ اس لئے ہم نے ہری جنوں کے مفاد کے تحفظ کے لئے ایک علیحدہ پارٹی بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

کلکتہ ۲۸ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ وائسرائے کلکتہ میں ایسوسی ایٹڈ چیمبر آف کامرس کے جلسہ میں ۱۹ دسمبر کو تقریر کے دوران میں فیڈریشن کے متعلق ایک بیان دیں گے۔

نئی دہلی ۲۸ نومبر۔ سر شادی لال نے پریوی کونسل سے استعفیٰ دیدیا ہے ان کے جانشین کے سلسلہ میں مختلف اصحاب کے نام لئے جا رہے ہیں۔ آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ آپ کا سر شادی لال کا جانشین مقرر ہونا تقریباً یقینی ہے۔ کیونکہ آپ وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں اپنی میعاد ختم کر چکے ہیں۔ اس عرصہ میں جس وفاداری سے آپ نے گورنمنٹ کی خدمت کی ہے۔ اس کے پیش نظر موجودہ حالات میں پریوی کونسل کی ممبری سے بہتر عہدہ اس کے پاس اور کوئی نہیں۔ اس کے ساتھ ہی آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے جانشین کے متعلق بھی قیاس آرائیاں شروع ہو گئی ہیں۔ اس سلسلہ میں سر محمد یعقوب اور مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال کے نام لئے جا رہے ہیں۔ سر محمد یعقوب اس جگہ پر ایک دفعہ کام کر چکے ہیں۔ اس لئے ممکن ہے یہ جگہ انہیں ہی دی جائے۔ لیکن زیادہ امکانات مسٹر فضل الحق کے معلوم ہوتے ہیں۔

ناگپور ۲۸ نومبر۔ پراونشل کانگرس کمیٹی نے ایک اجلاس میں مسٹر پیارے لال سنگھ کو جو ڈاکٹر کھارے کی پارٹی سے تعلق رکھتے تھے۔ دو سال کے لئے کانگرس سے نکال دیا ہے۔ ان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اسمبلی سے بھی فوراً استعفیٰ دے دیں۔

صوفیہ ۲۸ نومبر۔ بلغاریہ میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ تاکہ لوگ حکومت کے خلاف مظاہرے نہ کر سکیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صورت حالات بہت نازک ہو گئی ہے۔ جس پر قابو پانا حکام کے لئے مشکل ہو گیا ہے۔

لنڈن ۲۸ نومبر۔ بارسیلونا کا ایک تار مظہر ہے کہ فرانکو کے ہوابازوں نے آج پھر ضلع بارسیلونا کے مختلف مقامات پر بمباری کی جس سے دو برطانی جہازوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔

برلن ۲۷ نومبر۔ برلن گورنمنٹ نے ایک حکم نافذ کیا ہے کہ کوئی یہودی خوردہ فروشی کی دکان یا ورک شاپ نہیں کھول سکے گا گورنمنٹ کی طرف سے ایک مرکزی دفتر کھول دیا جائے گا۔ جس میں یہودیوں کو زیورات اور اپنی تیار کردہ اشیاء فروخت کرنے کی اجازت ہو گی۔

برلن ۲۸ نومبر۔ ہٹلر نے اپنے ایک ایجنٹ کو چیکوسلواکیہ میں اس غرض کے لئے بھیجا ہے۔ کہ وہ پراپیگنڈا کرے کہ روتھنیا کو جرمنی کے ساتھ مل جانا چاہیئے

لنڈن ۲۷ نومبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایک مشہور جرمن جاسوس کو جو سوئیٹزرلینڈ میں بغاوت پھیلانا چاہتا تھا۔ پولیس نے گرفتار کر لیا۔ اس سلسلہ میں ایک وکیل اور اس کی بیوی بھی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے دفتر کی تلاشی پر چند ایسے مسودے برآمد ہوئے۔ جن کے متعلق پولیس کا بیان ہے کہ ان مسودوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے جرمن وزیر نشر و اشاعت ڈاکٹر گوئبلز سے گہرے تعلقات ہیں۔

لنڈن ۲۷ نومبر۔ مقامی سیاسی حلقوں کا بیان ہے کہ حکومت برطانیہ کی طرف سے مسولینی کو یہ پیشکش کی گئی ہے۔ کہ اگر سپین سے مزید دس ہزار اطالوی سپاہ کو واپس بلا لیا جائے۔ تو برطانیہ اور فرانس عدم مداخلت کمیٹی کی سکیم پر نظر ثانی کرنے کو تیار ہیں حتیٰ کہ وہ جنرل فرانکو کو مقابلہ کی طاقت تسلیم کرنے کے مسئلہ پر بھی غور کریں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ معاہدہ میونک میں شامل ہونے والی چار طاقتیں اس امر پر غور کر رہی ہیں۔ کہ جنرل فرانکو کی سرکردگی میں سپین میں ایک فیڈرل گورنمنٹ قائم کر دی جائے اور جمہوری علاقہ کو اس سلطنت کا ایک صوبہ تسلیم کر لیا جائے جو خود مختار ہو۔

لنڈن ۲۷ نومبر۔ مسٹر چیمبرلین کو ہٹلر نے ایک مراسلہ ارسال کیا ہے۔ جس میں اس نے دریافت کیا ہے۔ کہ میں برطانیہ اور فرانس کے ساتھ صلح کرنے کو تیار ہوں۔ مگر کیا ان دونوں کی حکومتیں مضبوط ہیں۔ اور کیا جنرل انتخابات میں ان کو شکست تو نہ ہو گی۔

لنڈن ۲۷ نومبر۔ چینی افواج کے کمانڈر جنرل چیانگ کیشک نے اعلان کیا ہے کہ وہ جاپان کے ساتھ کسی قسم کی صلح کی گفتگو کرنے کو تیار نہیں۔ چینیوں کو یقین ہے کہ وہ ضرور فتح حاصل کریں گے کیونکہ جاپانی فوجی طاقت آخری دموں پر ہے۔

پیرس ۲۸ نومبر۔ اگر مزدوروں کی عام ہڑتال سے فرانس کی سیاسی صورت حالات پر قابو نہ پایا جا سکا۔ تو غالباً کل ریلوے پر بھی عام ہڑتال ہو جائے گی۔ پروگرام کے مطابق آئندہ ہفتہ میں چہار شنبہ کو مزدوروں کی طرف سے کوشش کی جائے گی۔ کہ پیرس کا تعلق دوسرے علاقوں سے منقطع کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں ریلوں۔ بسوں۔ ٹریموے۔ اخبارات اور براڈکاسٹ وغیرہ کے مزدوروں کی بھی اس ہڑتال میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

لنڈن ۲۸ نومبر۔ آج چیکوسلواکیہ اور پولینڈ کی سرحد پر پولینڈ اور چیکوسلواکیہ کے دو فوجی دستوں میں تصادم ہو گیا جس میں پولش دستہ کے چند آدمی ہلاک ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چیکوسلواکیہ نے معافی مانگ لی ہے مگر ظاہر یہ کیا جاتا ہے کہ پولش فوج قبل از وقت سرحدی علاقہ پر قبضہ کر رہی تھی۔ اور اس نے چیک فوج کو نکلنے کا موقعہ نہیں دیا۔

بمبئی ۲۸ نومبر۔ آج تاج محل ہوٹل میں بعض ہندوستانی والیان ریاست اور ان کے وزیروں کا ایک اجلاس ہوا۔ ایوان والیان ریاست کے ممبروں کی تعداد بڑھانے کے لئے مہاراجہ بیکانیر کی سرکردگی میں جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ یہ اجلاس اس کی رپورٹ پر غور کر رہا ہے۔

نئی دہلی ۲۸ نومبر۔ آج تیسرے پہر مولانا شوکت علی صاحب کا جنازہ قیصر دل باغ سے اٹھایا گیا۔ جنازہ کے ساتھ بڑا ہجوم تھا سر کردی

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی